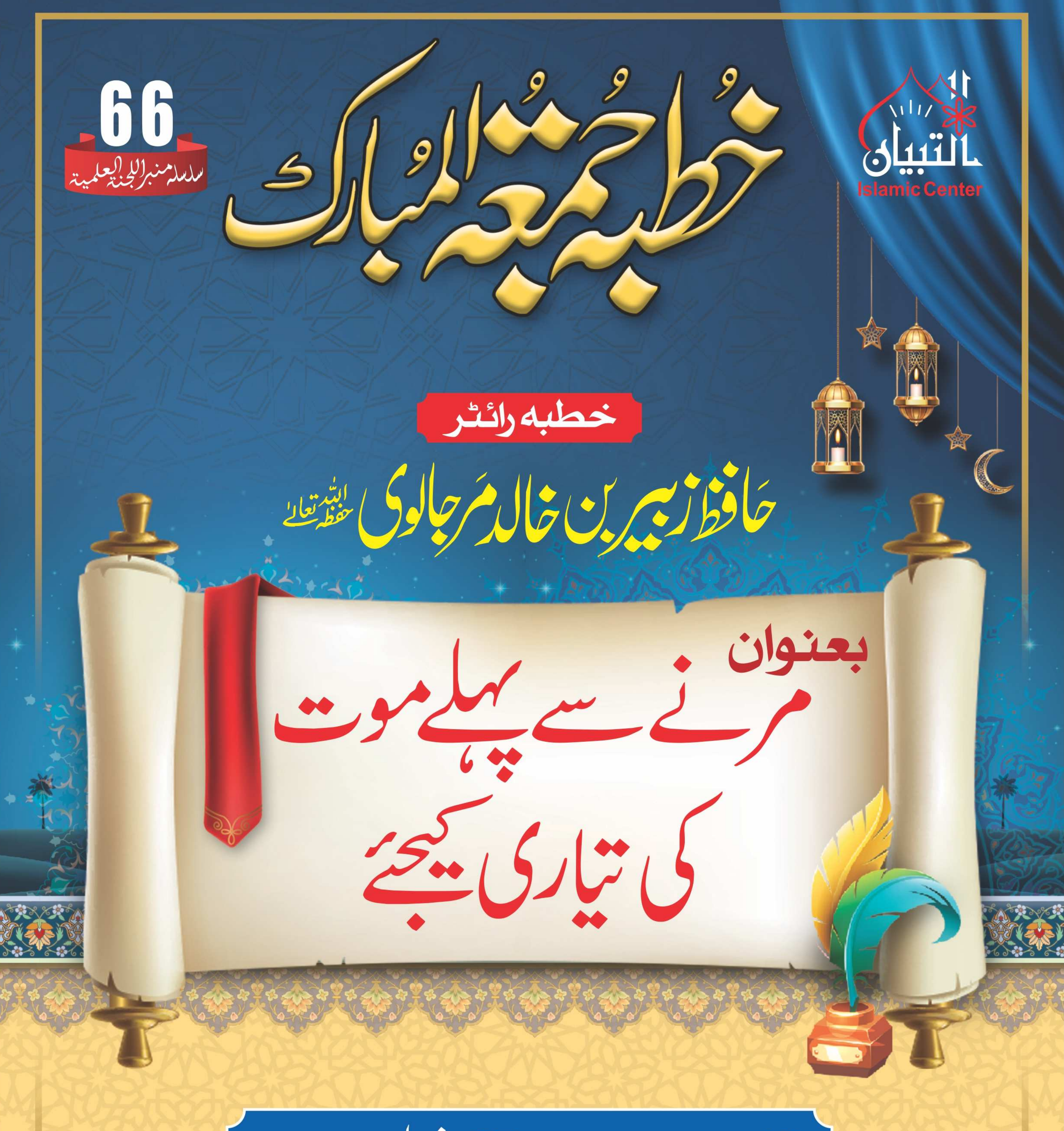


زیر اہتمام التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

0308-6222418 0311-1701903

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مرنے سے پہلے موت کی تیاری کیجئے

خطبہ جمعہ کے اہم عناصر:

❁ تذکرۂ موت ❁ توبہ وانابت ❁ ہمیشہ موت کی یاد ❁ زادِراہ تیار رکھیئے

❁ مرنے کے بعد کام آنے والے اعمال کی طرف توجہ ❁ حق تلفیوں کا ازالہ

❁ وصیت تیار رکھئے ❁ دین پر استقامت کی دعا کرتے رہیے

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ(آل عمران:102﴾

رب العالمین نے ہر جاندار کے لئے موت کا وقت اور جگہ متعین کردی ہے اور موت ایسی چیز ہے کہ دنیا کا کوئی شخص بھی اس کا انکار نہیں کرسکتا۔ کیونکہ بڑی بڑی مادی طاقتیں اور مشرق سے مغرب تک قائم ساری حکومتیں موت کے سامنے عاجز و بے بس ہوجاتی ہیں۔ موت بندوں کو ہلاک کرنے والی، بچوں کو یتیم کرنے والی، عورتوں کو بیوہ بنانے والی، دنیاوی ظاہری سہاروں کو ختم کرنے والی، دلوں کو تھرانے والی، آنکھوں کو رلانے والی، بستیوں کو اجاڑنے والی، جماعتوں کو منتشر کرنے والی، لذتوں کو ختم کرنے والی، امیدوں پر پانی پھیرنے والی، ظالموں کو جہنم کی وادیوں میں جھلسانے والی اور متقیوں کو جنت کے بالا خانوں تک پہنچانے والی چیز ہے۔

موت نہ چھوٹوں پر شفقت کرتی ہے، نہ بڑوں کی تعظیم کرتی ہے، نہ دنیاوی چوہدریوں سے ڈرتی ہے، نہ بادشاہوں سے ان کے دربار میں حاضری کی اجازت لیتی ہے۔ جب بھی حکم الٰہی ہوتا ہے تو تمام دنیاوی رکاوٹوں کو چیرتی اور پھاڑتی ہوئی مطلوب کو حاصل کرلیتی ہے۔ موت نہ نیک صالح لوگوں پر رحم کھاتی ہے، نہ ظالموں کو بخشتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والوں کو بھی موت اپنے گلے لگا لیتی ہے اور گھر بیٹھنے والوں کو بھی موت نہیں چھوڑتی۔ اخروی ابدی زندگی کو دنیاوی فانی زندگی پر ترجیح دینے والے بھی موت کی

آغوش میں سوجاتے ہیں اور دنیا کے دیوانوں کو بھی موت اپنا لقمہ بنالیتی ہے۔موت آنے کے بعد آنکھ دیکھ نہیں سکتی، زبان بول نہیں سکتی، کان سن نہیں سکتے، ہاتھ پیر کام نہیں کرسکتے۔موت نام ہے روح کا بدن سے تعلق ختم ہونے کا اور انسان کا دارفانی سے داربقا کی طرف کوچ کرنے کا۔

اللہ کے بندو! ہم ہر روز، ہر گھنٹہ، بلکہ ہر لمحہ اپنی موت کے قریب ہوتے جارہے ہیں۔سال، مہینے اور دن گزرنے پر ہم کہتے ہیں کہ ہماری عمر اتنی ہوگئی،لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ایام ہماری زندگی سے کم ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام کی متعدد آیات میں موت اور اس کی حقیقت کو بیان کیا ہے جن میں سے چند آیات پیش خدمت ہیں:

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ (آل عمران185)

ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اور تم سب کو (تمہارے اعمال کے) پورے پورے بدلے قیامت ہی کے دن ملیں گے۔پھر جس کو دوزخ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا، وہ صحیح معنیٰ میں کامیاب ہوگیا اور یہ دنیاوی زندگی تو (جنت کے مقابلے میں) دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں۔

۞ دوسری جگہ فرمایا:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (الرحمن:27،26)

اس زمین میں جو کوئی ہے، فنا ہونے والا ہے، اور (صرف) تمہارے پروردگار کی جلال والی اور فضل وکرم والی ذات باقی رہے گی۔

۞ ایک جگہ فرمایا:

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (القصص 88)

ہر چیز فنا ہونے والی ہے، سوائے اللہ کی ذات کے۔حکومت اسی کی ہے، اور اُسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔

۞ ایک مقام پر یوں فرمایا:

أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ (النساء 78)

تم جہاں بھی ہوگے (ایک نہ ایک دن) موت تمہیں جا پکڑے گی، چاہے تم مضبوط قلعوں میں ہی

کیوں نہ رہ رہے ہو۔

❁ ایک جگہ یوں اعلان فرمایا:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ (الاعراف34)

چنانچہ جب اُن کی مقررہ میعاد آجاتی ہے تو وہ گھڑی بھر بھی اُس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتے۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کا مرنا یقینی ہے لیکن موت کا وقت اور جگہ سوائے اللہ کی ذات کے کسی بشر کو معلوم نہیں چنانچہ بعض بچپن میں، بعض لڑکپن میں، بعض جوانی میں اور بعض ادھیڑ عمر میں، جبکہ باقی بڑھاپے میں داعی اجل کو لبیک کہہ جاتے ہیں۔

جب ہم سب نے اس دار فانی سے جانا ہی ہے تو پھر ضروری ہے کہ جانے سے قبل جانے کی تیاری کر لیں، موت سے پہلے موت کی تیاری کر لیں، تاکہ ہماری روح ہمارے بدن سے اس حال میں جُدا ہو کہ ہمارا خالق و مالک و رازق ہم سے راضی ہو۔

اس مناسبت سے آج کے خطبہ جمعہ میں تذکرۂ موت کے ساتھ ساتھ ہم ایسے عوامل زیر بحث لائیں جن کی بدولت ہم اپنی موت کی تیاری کر سکتے ہیں، تاکہ یہ وبا کے دن جن میں روزانہ ہزاروں لوگ اس دار فانی سے دار آخرت کی طرف جا رہے ہیں، اللہ نے اگر ہمارا وقت بھی لکھا ہو تو کم از کم اس کے پاس جانے کی ہماری تیاری بھرپور ہو۔

تذکرۂ موت

دنیا میں مسافر بن کر رہیے:

دنیوی زندگی آخروی زندگی کے مقابلے میں انتہائی حقیر ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہمیں اس میں مسافر کی طرح رہنے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ

دنیا میں اس طرح ہو جا جیسے تو مسافر یا راستہ چلنے والا ہو۔

صحیح البخاری:6416

❁ یہی وجہ ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

إِذَا أَمْسَيْتَ فَلاَ تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلاَ تَنْتَظِرِ المَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ

شام ہوجائے تو صبح کے منتظر نہ رہو اور صبح کے وقت شام کے منتظر نہ رہو، اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو اور زندگی کو موت سے پہلے۔

صحیح البخاری:6416

❁ اور علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً، وَارْتَحَلَتِ الآخِرَةُ مُقْبِلَةً، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ، فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الآخِرَةِ، وَلاَ تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ اليَوْمَ عَمَلٌ وَلاَ حِسَابَ، وَغَدًا حِسَابٌ وَلاَ عَمَلٌ

دنیا پیٹھ پھیر کر چلی جانے والی اور آخرت پیش آنے والی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، مگر تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بن جانا کیونکہ آج عمل ہے حساب نہیں، لیکن کل حساب ہوگا اور عمل نہیں۔

صحیح البخاری، قبل الحدیث:6417

لوگوں میں سے عقلمند کون؟

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ انصار میں سے ایک آدمی حاضرِ بارگاہ ہوا اور اس نے بارگاہِ نبوی میں سلام پیش کیا۔ پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا مومن افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

جو تم میں سے اخلاق کے اعتبار سے بہتر ہے۔

پھر عرض کیا گیا کہ کون سا مومن عقلمند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا، أُولَئِكَ الْأَكْيَاسُ

جو ان میں سے سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہے اور اس کے بعد کے لئے اچھی تیاری کرنے والا ہے وہی عقلمند ہے۔

سنن ابن ماجہ:4259، قال الالبانی: حسن

سامعین محترم! ہمارے ہاں شاید اس بندے کو عقلمند سمجھا جاتا ہے جس کا بینک بیلنس زیادہ ہو، جس نے

زیادہ پراپرٹی جمع کر رکھی ہو،جس نے مرنے سے پہلے ہی اپنی ساری اولاد کے لیے اچھے روزگار مہیا کردیئے ہوں۔لیکن حقیقت میں تو واللہ!وہ بندہ ہی عقلمند ہے جو عارضی زندگی پر حقیقی زندگی کو ترجیح دیتے ہوئے ہر وقت اسے یاد بھی رکھتا ہے اور اس کی تیاری بھی کرتا رہتا ہے۔

موت آزمائش سے بہتر:

بسا اوقات ہم دنیا میں رہتے ہوئے سخت مشکلات سے گزر رہے ہوتے،آزمائشیں ہمارا پیچھا نہیں چھوڑ رہی ہوتیں،زندگی تنگ ہو کر رہ جاتی ہے،پریشانیاں ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی ہوتیں،لیکن ایسے حالات میں بھی ہم موت سے سخت نفرت کر رہے ہوتے ہیں،موت سے بھاگ رہے ہوتے ہیں۔جب کہ اللہ کے بندو!یہ موت دنیا میں آنے والے تکلیفوں،مصیبتوں اور پریشانیوں سے کہیں بہتر ہے،جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا،چنانچہ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ: الْمَوْتُ، وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ

دو چیزوں کو آدم کا بیٹا برا سمجھتا ہے(ایک)موت کو جب کہ موت اس کے لئے آزمائش سے بہتر ہے اور کم مال و دولت کو جب کہ کم مال و دولت کا حساب بھی کم ہوگا۔

مسند احمد:29،36(23625)،قال الارنوط:اسنادہ جید

لوگو!موت آن پہنچی ہے:

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رات کا تہائی حصہ گزر جاتا تو نبی اکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ

اے لوگو!اللہ تعالیٰ کو یاد کرو،اے لوگو!اللہ تعالیٰ کو یاد کرو(قیامت کا)پہلا نفخہ آ چکا،دوسرا نفخہ اس کے تابع ہوگا،موت اپنی ہولناکیوں سمیت آ پہنچی،موت اپنی سختیوں سمیت آ چکی۔

سنن الترمذی:2457،قال الالبانی:حسن

✿ اس حدیث سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ ہمیں کس قدر موت کو یاد کرنے کا حکم دیتے تھے،کہ آپ ﷺ اکثر رات کو اٹھ کر لوگوں کو موت یاد کرنے کا حکم دیتے رہتے اور بسا اوقات تو رات گئے بقیع

الغرقد میں جا کر موت کو یاد کرتے۔ اس لیے ہمیں ہمیشہ موت کو یاد رکھنا، ایک لحظہ بھی یادِ موت سے غافل نہیں ہونا۔

لذتوں کو ختم کر دینے والی موت کو یاد کرو:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ

لذتوں کو ختم کرنے والی چیز یعنی موت کو زیادہ یاد کیا کرو۔

سنن الترمذی: 2307، سنن ابن ماجه: 4258، صحیح

موت سے بھاگنے کا وبال:

ثوبان خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُوشِكُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمُ الْأُمَمُ مِنْ كُلِّ أُفُقٍ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ عَلَى قَصْعَتِهَا قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَمِنْ قِلَّةٍ بِنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنْ تَكُونُونَ غُثَاءً كَغُثَاءِ السَّيْلِ، تُنْتَزَعُ الْمَهَابَةُ مِنْ قُلُوبِ عَدُوِّكُمْ، وَيَجْعَلُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ. قَالَ: قُلْنَا: وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الْحَيَاةِ وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ

اے لوگو! عنقریب چاروں طرف سے لوگ تم پر اقوامِ عالم کو دعوت دیں گے۔ جس طرح کھانے پر لوگ ایک دوسرے کو دعوت دیتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہماری قلت کی وجہ سے ایسا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تمہاری تعداد زیادہ ہوگی لیکن سیلاب کے خس و خاشاک کی طرح تم بے اہمیت ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے قلب سے تمہارا رعب ختم کر دے گا۔ اور تمہارے قلوب میں دنیا کی محبت اور موت سے نفرت پیدا کرے گا۔

مسند احمد: 37، 82 (22397)، قال الارنوط: اسنادہ حسن

موت کی تیاری کیسے کریں؟

موت ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔ جو بھی اس دنیا میں آیا ہے، اسے ایک نہ ایک دن اس دنیا سے جانا ہے، مگر کامیاب بندہ وہ ہے جس نے جانے سے پہلے جانے کی تیاری کر لی۔ ہم چند ایسے امور کی طرف راہنمائی کریں جن سے انسان اپنی موت کی تیاری کر سکتا ہے:

① توبہ و انابت:

موت کی تیاری اس وقت تک ممکن نہیں ہوسکتی ، جب تک سابقہ زندگی کے تمام گناہوں کی توبہ نہ کرلی جائے ، کیونکہ اگر بغیر توبہ کیے ہی موت واقع ہوگئی تو انسان ظالموں میں شامل ہوجائے گا، جیسا کہ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴾(الحجرات: 11)

اور جو شخص توبہ نہ کرے، سو یہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں۔

سامعین محترم! موت کا وقت متعین ہے، مگر ہمارے علم میں نہیں، آج آجائے یا کل آجائے ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہنا چاہیے، تاکہ جب بھی اللہ سے ملاقات ہو تو ہمارے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہ ہو۔ ابھی بھی ہمارے پاس وقت موجود ہے، کتنے ہی لوگ ایسے تھے جو کل کے دن توبہ کرنا چاہتے تھے، مگر انہیں کل کا دن نصیب نہ ہوسکا، کتنے ہی لوگ ایسے تھے جو بوڑھے ہو کر تائب ہونا چاہتے تھے، مگر انہیں بڑھاپا نصیب ہی نہ ہوسکا، تو آیئے! ابھی ہمارے پاس وقت ہے، ہم اللہ کو منا لیں، ہم اللہ سے اپنے گناہ معاف کروالیں۔ اللہ بھی ہمیں امیدیں دلاتے ہوئے اعلانِ عام کررہا ہے:

﴿ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴾(الزمر: 53)

”کہہ دیجیے! اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، یقینا اللہ سارے گناہ معاف فرمادے گا، یقینا وہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے“۔

② ہمیشہ موت کی یاد:

موت کی تیاری کے لیے دوسرا اہم عمل یہ ہے کہ ہم ہر دم موت کو یاد رکھیں اور اسی بات کا اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے، چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ

لذتوں کو ختم کرنے والی چیز یعنی موت کو زیادہ یاد کیا کرو۔

سنن الترمذی: 2307، سنن ابن ماجہ: 4258، صحیح

❁ موت وآخرت کو یاد کرنے کا کوئی بھی طریقہ ہوسکتا ہے، بھلے وہ قبرستان کی زیارت ہی کیوں نہ ہو ، جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا؛ فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا، وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ

میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا، اب زیارت کیا کرو کیونکہ یہ دنیا میں زاہد بناتی ہے (دنیا کی دولت سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے) اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

سنن ابن ماجه:1571

❁ خود نبی کریم ﷺ کس حدتک موت کو یاد کرنے والے تھے، صرف ایک روایت آپ کے گوش گزار کرتے ہیں۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا طَرَفَتْ عَيْنَايَ فَظَنَنْتُ أَنَّ شَفْرَاهُمَا يَلْتَقِيَانِ حَتَّى أُقْبَضَ , وَلَا رَفَعْتُ طَرْفِي فَظَنَنْتُ أَنِّي وَاضِعُهُ حَتَّى أُقْبَضَ , وَلَا لَقَمْتُ لُقْمَةً فَظَنَنْتُ أَنِّي أَسِيغُهَا حَتَّى أُغَصَّ فِيهَا مِنَ الْمَوْتِ , ثُمَّ قَالَ :يَا بَنِي آدَمَ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ فَاقْدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ الْمَوْتِ , وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، {إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ , وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ}

اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب بھی میں آنکھ جھپکتا ہوں تو مجھے یہ گمان ہوتا ہے کہ کہیں پلکیں اکٹھی ہونے سے پہلے ہی میری جان قبض نہ کر لی جائے اور میں جب بھی کسی چیز کی طرف نگاہ اٹھاتا ہوں تو مجھے گمان گزرتا ہے کہ نگاہ نیچی کرنے سے پہلے میری جان قبض کر لی جائے گی اور میں جب بھی کوئی لقمہ منہ میں ڈالتا ہوں تو مجھے یہ اندیشہ لاحق ہوتا ہے کہ اسے پیٹ تک نہیں پہنچا سکوں گا اور اس سے نفع اندوز نہیں ہوسکوں گا بلکہ عین ممکن ہے کہ یہی لقمہ گلے میں اٹک جائے اور موجب موت بن جائے (یعنی ہر وقت اور ہر لحظہ موت سر پر کھڑی محسوس ہوتی تھی اور کسی لمحہ اس سے غافل نہیں ہوتے تھے) پھر فرمایا: اے بنی آدم! اگر تم عقل رکھتے ہو تو اپنے کو اموات میں شمار کرو۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جس (موت، قیامت اور عذاب وثواب) کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے وہ لامحالہ آنے والا ہے اور تم اللہ تعالیٰ کو اور اس کے ملائکہ کو عاجز کر دینے والے نہیں ہو۔

مسند الشامین للطبرانی:1505

بھائیو! اگر ہم بھی اس طریقے سے موت کو یاد رکھتے ہیں تو پھر ہم مبارک باد کے مستحق ہیں، کیونکہ ہمارا یہ ماننا ہے کہ جسے موت یاد ہو، وہ دنیا میں کبھی اللہ کی معصیت نہیں کرسکتا۔ لیکن اگر ہم اپنی دنیوی زندگی میں

اس قدر مگن ہو چکے ہیں کہ مرنا ہی بھول چکے ہیں تو پھر لمحہ فکریہ یہ ہے کہ آخر جس چیز کا ہم سب سے واسطہ پڑنے والا ہے،اس کے بارے میں اتنی غفلت کیوں۔۔۔؟

③ زادِراہ تیار رکھیئے:

بندہ مسلم دنیا میں مسافر کی طرح ہے،جس کی اصل منزل آخرت ہے توحقیقی منزل کی طرف جانے کے لیےہمیں وافر زادِراہ کی ضرورت ہے۔دیکھیں دنیا کی عارضی اور غیر حقیقی زندگی کے لیے ہم کتنا زادِراہ اکٹھا کر لیتے ہیں،جبکہ آخرت کی زندگی حقیقی بھی ہے اور ابدی بھی اور اس کے لیے ہمیں زادِراہ کی کوئی فکر نہیں۔ بھائیو! آخرت کے لیے زادِراہ نیک اعمال ہیں۔انسان جب دنیا میں نیک عمل کرتا رہتا ہے تو انہیں نیک اعمال پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کی وصیت ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴾ (البقرة: 132)

اور اسی بات کی ابراھیم (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) نے بھی اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ نے تمہارے لیے یہ دین چن لیا سو تم ہرگز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

❁ ایک دوسری جگہ فرمایا:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴾(آل عمران: 102)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنا چاہیے اور نہ مرو مگر ایسے حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

❁ اس آیت کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وقوله تعالى: {وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ}؛ أي: حافظوا على الإسلام في حال صحتكم وسلامتكم لتموتوا عليه

اللہ کے تعالیٰ کے اس فرمان {وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ} کا مطلب یہ ہے کہ:صحت وسلامتی کی حالت میں اسلام پر محافظت کرو،تاکہ تم اسی پر مرسکو۔

❁اور ویسے بھی بندہ جیسی حالت میں اس دنیا سے جاتا ہے، اسی حالت میں روز قیامت اٹھایا جائے گا۔ جیسا کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ

ہر آدمی قیامت کے دن اسی حالت پر اٹھے گا، جس حالت پر مرا تھا (یعنی کفر یا ایمان پر تو اعتبار خاتمہ اور آخری وقت کی نیت کا ہے)۔

صحیح مسلم:2878

اس لیے موت سے قبل نیک اعمال کرتے رہیں، تاکہ انہیں نیک اعمال کو بجالاتے لاتے ہم اس دنیا سے رُخصت ہو جائیں اور انہیں نیک اعمال کے ساتھ روزِ قیامت اٹھ سکیں۔

④ مرنے کے بعد نفع دینے والے اعمال پر خصوصی توجہ:

انسان جب تک زندہ ہو، نیک اعمال کرتا رہتا ہے یا نیک اعمال کی توفیق باقی ہوتی ہے مگر مرنے کے ساتھ ہی نیک اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ اس لیے مرنے سے قبل ایسے اعمال کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے جو مرنے کے بعد بھی ہمارے کام آسکیں۔ مثال کے طور صدقہ جاریہ، نفع مند علم اور نیک اولاد جو مرنے کے بعد دعا کر سکے وغیرہ۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

انسان جب فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے ہاں البتہ تین طرح کا عمل باقی رہتا ہے: صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہو اور وہ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہو۔

صحیح مسلم:1631

⑤ حقوق العباد کی ادائیگی:

دنیا میں زندگی گزارتے ہوئے انسان بسا اوقات کسی کے ساتھ زیادتی کر بیٹھتا ہے، کسی کا مال ہڑپ کر جاتا ہے، کسی کو گالی دے دیتا ہے، کسی پر بہتان لگا دیتا ہے اور بسا اوقات کسی کا خون تک بہا دیتا ہے۔ تو دنیا ہی میں ایسے لوگوں کو ان کے حقوق دینا، اپنی کوتاہی کی معافی مانگ لینا ہی بہتر ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم دیگر عبادات تو بہت زیادہ کی ہوں، مگر حقوق العباد میں غفلت کی بدولت ہماری ساری نیکیاں انہیں کی نظر

ہو جائیں۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟

کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہوتا ہے؟

صحابہ نے جواب دیا:

الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ

ہم میں سے مفلس وہ ہے جس کے پاس کوئی روپیہ پیسہ اور ساز و سامان نہ ہو۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ، وَصِيَامٍ، وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ

میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوۃ جیسے اعمال لے کر آئے گا۔ تاہم اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت دھری ہوگی، کسی کا مال (ناحق) کھایا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ چنانچہ اس کی نیکیاں ان لوگوں کو دے دی جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں اور اس پر واجب الاداء حقوق ابھی باقی رہے تو ان لوگوں کے گناہ لے کر اس کے کھاتے میں ڈال دیے جائیں گے اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

صحیح مسلم: 2581

اس لیے موت کی تیاری کرتے ہوئے حق تلفیوں کا ازالہ بھی کیجیے، تاکہ مرنے کے بعد ہماری نیکیاں ہمارے کام آسکیں۔

٦ وصیت تیار رکھیے:

موت چونکہ ایک اٹل حقیقت ہے، جس کا انکار ممکن نہیں۔ اس لیے موت سے پہلے پہلے اگر آپ اپنے عزیزوں کے لیے کوئی وصیت کرنا چاہتے ہیں تو وہ وصیت لکھ کر رکھ دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس کی اتنی تاکید کی ہے کہ وصیت لکھے بغیر ایک رات بھی نہیں گزارنی چاہیے، چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ، يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ
کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی چیز ہو جس کے متعلق وہ وصیت کرنا چاہتا ہے تو وہ دوراتیں بھی ایسی گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود نہ ہو۔

صحیح البخاری:2738، صحیح مسلم:1627

۷ دین پر ثابت قدمی کی دعا کرتے رہیے:

یہ دنیا دار الامتحان ہے، جس میں رہتے ہوئے انسان کے لیے ہر آنے والا دن کوئی نہ کوئی نیا فتنہ لا رہا ہوتا ہے اور قرب قیامت تو ایسا وقت بھی آئے گا کہ انسان صبح کو مومن ہوگا، جبکہ رات تک کافر بن چکا ہوگا۔ ایسے میں ہمیں ہر وقت اللہ سے دین پر ثابت قدمی کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔ قرآن وحدیث سے دین پر ثابت قدمی میں معاون چند ایک ادعیہ یہ ہیں:

❁ پہلی دعا:

(رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ (آل عمران:8)

”اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت عطاء فرمانے کے بعد ہمارے دِلوں کو کج رو نہ بننے دینا، اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطاء فرمانا بے شک تُو ہی دینے والا ہے“۔

❁ دوسری دعا:

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا ﴿البقرہ:250﴾

”اے ہمارے رب ہم پر صبر کا فیضان کرا اور ہمارے قدم جما دے۔“

❁ تیسری دعا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری دُعا بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے:

يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ

”اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔“

صحیح۔سنن الترمذی:2140، سنن ابن ماجہ:۳۸۳۴

❁ چوتھی دعا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ

’’یا اللہ! میں تجھ سے دین پر ثابت قدمی مانگتا ہوں‘‘۔

سلسلة الاحاديث الصحيحة:3228

❁❁❁❁

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03036604440
03086222416